بسم اللہ الرّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ نحمدُہٗ وِنُصلّی علٰی رسُولِہِ الکریم

کھُلا خط

منجانب
شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی
سابق احمدی،سکنہ ربوہ،(حال مقیم)جرمنی

بنام
جناب مرزا مسرور احمد صاحب
خلیفہ ومرکزی سربراہ انٹرنیشنل جماعت احمدیہ،لندن

السلام

جناب،آپ نے اس عاجز کا نام تو سنا ہوا ہے، مجھے صحیح طرح علم نہیں کہ آپکے عہدیداران نے آپکے سامنے میری کیا تصویر پیش کی ہے لیکن میں چونکہ اس نظام کا پچاس سال سے زیادہ ایک فعال حصہ رہا ہوں جسکی اب آپ سربراہی کر رہے ہیں اس لئے اندازہ کر سکتا ہوں کہ آپکے سامنے میری تصویر ایک بھیانک قسم کے دشمن کے طور پر پیش کی گئی ہوگی، لیکن میں آپ کو اس کھلے خط کے ذریعہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں نہ تو آپکا اور نہ ہی جماعت احمدیہ کا دشمن ہوں، بلکہ میں آپ لوگوں کا اللہ کی خاطر ہمدرد اور مخلص ہوں اور میرا یہ خط اسی خلوص کا مظہر ہے۔ میں صرف مرزا غلام احمد صاحب کے ان خیالات وعقائد سے جو اسلام کی اصل تعلیم کے خلاف ہیں، اختلاف کرتا ہوں اور آپ کی جماعت میں شامل اپنے عزیزوں اور دوستوں کی محبت سے مجبور ہو کر ان کو دیانتداری سے ان کفریہ اور توہین رسول ﷺ والے خیالات سے بچانا چاہتا ہوں۔ اور آپ کو بھی یہ چند سطور لکھنے کی وجہ قرآن کریم کے اس حکم کے تعمیل ہے، کہ دوسروں کو نیکی کی طرف بلاؤ، کیونکہ ہم دونوں ایک ہی شہر کے رہنے والے ہیں یعنی کہ چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے، اس لئے آپ کا مجھ پر حق ہے اور میرا فرض ہے کہ میں آپکو اس نیک بات کی طرف بلاؤں، جسکا حکم رسول کریم ﷺ نے خدا کے اذن سے دیا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، چودہ صدیوں سے مسلمانان عالم کے متفقہ عقائد ہیں، اور آپ کے پردادا و بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بھی کم وبیش ۵۲ سال تک ان عقائد سے متفق رہے۔ اور ان کے عقائد میں اس وقت تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوئی جب ان کو بشیر اول کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہسٹیریا اور مراق وغیرہ کے دورے پڑنے شروع ہوئے خاکسار اس بات کو مرزا غلام احمد صاحب کے اپنی تحریر کے حوالوں سے پیش کرتا ہے۔

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کی پہلی دو جلدیں ۱۸۸۰ء میں شائع کیں، تیسری ۱۸۸۲ء میں اور چوتھی ۱۸۸۴ء میں اور پانچویں جلد ۲۳ سال کے بعد شائع ہوئی۔ اس کتاب (براہین احمدیہ) کے بارہ میں مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ جات یہ ہیں:۔ (دعوے تو بہت ہیں صرف چند کا ذکر کر رہا ہوں)

۱)''اس عاجز نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے''۔ اشتہار اپریل ۱۸۷۹ء، مجموعہ اشتہارات ج ا / ص ۱۱۔

۲)''کتاب براہین احمدیہ جسکو خدا تعالےٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم اور مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے۔.........اول تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان وشوکت وقدر ومنزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپے دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے۔(ص ۲۳).........اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں (ص ۲۴).........اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے''۔(ص ۲۵) بحوالہ اشتہار نمبر ۱۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۱، صفحہ ۲۳ تا ۲۵۔

۳)''اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو''۔ بحوالہ اشتہار نمبر ۱۲، مجموعہ اشتہارات جلد ۱، صفحہ ۴۳۔

۴)''یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شب تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردہ غیب سے **اِنی اَنَا رَبُّکَ** آواز آئی اور ایسے اسرار ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً وباطناً حضرت رب العالمین ہے۔''اشتہار نمبر ۱۸، مجموعہ اشتہارات جلد ۱، صفحہ ۵۶۔

میرے محترم، جب ہم اوپر کے حوالوں کو دیکھیں تو صورت یہ بنتی ہے کہ براہین احمدیہ ایک ایسی کتاب ہے جو اپنے تین سو قوی دلائل کے ساتھ اسلام اور قرآن کی حقانیت وصداقت کی ضامن ہے اور یہ کتاب خدا تعالےٰ نے خود خفی اسرار کھول کر مرزا غلام احمد صاحب سے بطور ملہم، ماموروِمجدد کے لکھوائی ہے اور مؤلف کو اس کتاب کی صحت اور صداقت پر اتنا یقین ہے کہ اس نے ان دلائل کے توڑ کرنے والے کے لئے دس ہزار روپے کا انعام بھی رکھ دیا ہے، اس مضبوط کتاب پر رسول کریم ﷺ نے بھی خواب میں آ کر خوشی اور رضامندی کا اظہار کیا ہے، اور اس کتاب میں مصنف نے خدا کے سکھائے ہوئے اسرار وحقائق کے نتیجے میں حیات مسیح کا اقرار کیا ہے۔ لیکن آج جماعت وفات مسیح کی مؤید ہے۔ فاضل مصنف فرماتے ہیں، ”**هو الذى ارسل رسوله با لهدىٰ و دين الحق ليظهره ُعلىٰ الدين كلهِ**:۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ غلبہ حضرت مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا........ حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے“

بحوالہ براہین احمدیہ حصہ چہارم، صفحہ ۵۹۳، رخ جلد ۱۔ اس میں واضح طور پر مرزا غلام احمد صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں آنے کا اقرار کر رہے ہیں، حوالے اور بھی ہیں مگر اس جگہ مقصد بحث نہیں بلکہ حق کی طرف بلانا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ کیا میں مطلب صحیح سمجھا ہوں، مرزا صاحب اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں۔ ”میں نے براہین احمدیہ میں جو کچھ مسیح ابن مریم کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر لکھا ہے، وہ ذکر صرف ایک مشہور عقیدہ کے لحاظ سے ہے جس کی طرف آجکل ہمارے مسلمان بھائیوں کے خیالات جھکے ہوئے ہیں سو اسی ظاہری اعتقاد سے میں نے لکھ دیا تھا.......... لیکن جب مسیح آئے گا تو اس کی ظاہری اور جسمانی طور پر خلافت ہوگی۔ یہ بیان جو براہین میں درج ہو چکا ہے صرف اس سرسری پیروی کی وجہ سے ہے“۔ بحوالہ ازالہ اوہام، صفحہ ۱۹۲، رخ جلد ۳۔ یعنی یہ اقتباس تصدیق کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے بھی براہین احمدیہ میں اپنے عقیدہ کے طور پر مسلمانوں کا ۱۳۰۰ سالہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور دوبارہ تشریف لائیں گے، کو بطور آثار مرویہ نبی الزمان ﷺ کے درج کیا ہے۔ اور کیا یہ عقیدہ واقعی متفقہ عقیدہ تھا اس بارے میں، میں آپکے پیشرو یعنی کہ خلیفہ ثانی، جو کہ پسر موعود بھی کہلاتے ہیں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں، ”پچھلی صدیوں کے سب مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا ہے اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے............ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) سے پہلے جس قدر اولیاء اور صلحاء گذرے ان میں ایک بڑا گروہ عام عقیدہ کے ماتحت حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ خیال کرتا تھا“۔

بحوالہ حقیقۃ النبوۃ، صفحہ ۱۴۲، مصنفہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے پسر موعود کے ان حوالوں کو جواب تک میں نے پیش کئے ہیں سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

۱) براہین احمدیہ خدا کے کھولے ہوئے اسرار وحقائق کے تحت لکھی گئی جس کا ظاہراً وباطناً خدا خود ذمہ دار ہے، اور ہر لکھی ہوئی بات اتمام حجت ہے!

۲) مرزا صاحب نے اس میں، حیات مسیح بن مریم کے بارہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار، صحابہ کبارؓ، اولیاء کرام، صلحائے کرام اور عام مسلمانوں کے تیرہ سو سالوں کے عقیدہ کے مطابق کیا ہے۔

اب ہوتا کیا ہے کہ مرزا صاحب ۱۲ سال تک اس عقیدہ کی اشاعت کرتے ہیں، پھر اپنی کتاب ”توضیح مرام“ میں ۹۱۔۱۸۹۲ء میں دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے ان پر بارش کی طرح الہامات کر کے بتایا ہے کہ قرآن کریم میں تین جگہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے اور اگلی کتاب ”ازالہ اوہام“ میں یہ تیس جگہ بن گئی، کس طرح دعووں میں ترقی کرتے ہیں، انکے ذکر کا یہ موقع محل نہیں اب جو انتہائی اہم سوالات پیدا ہوتے ہیں، میں ان پر بعد میں آتا ہوں، اس سے قبل ایک دو نہایت اہم حوالہ جات پیش کرنا چاہتا ہوں، جناب مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں، ”ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر جانا محض گپ ہے“ بحوالہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، صفحہ ۲۲۲، رخ جلد ۱۲۔ اور دوسری جگہ لکھتے ہیں، ”**فمن سوع الادب ان يقال ان عيسىٰ ما مات ان هوا لاشرك عظيم يا كل الحسنات**۔ ترجمہ:۔ سو من جملہ سوٴ ادب کے ہے کہ یہ کہا جائے کہ عیسیٰ مرا نہیں، یہ تو نرا شرک عظیم ہے۔ جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے“ بحوالہ الا ستفتاء، صفحہ ۲۶۰، رخ جلد ۲۲۔

اب میرے دل میں سوال یہ پیدا ہوتے ہیں:۔

۱) مرزا صاحب نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف میں جو کہ خدا تعالےٰ نے اپنی حفاظت، اور اہتمام میں نہایت تحقیق اور دقیق، کے ساتھ مؤلف کو ملہم، مجدد اور مامور کے درجہ پر فائز کر کے لکھوائی اس میں الہاماً ایسا متفقہ عقیدہ بابت حیات عیسیٰؑ لکھوایا جو کہ ۱۳ صدیوں سے امت کا، اولیاء کا، صلحاء کا عقیدہ تھا۔ کیا وہ عقیدہ صحیح نہیں تھا؟

۲) یا اس تحریر کے بارہ برس کے بعد مرزا صاحب نے ایک سواسی ڈگری کا پھیر کھا کر بغیر کسی ثبوت کے (نام نہاد ثبوت بعد میں ڈھونڈے گئے) مسلم امہ کے متفقہ عقیدہ کی نفی کرتے

ہوئے، وفات عیسیٰ کا جو عقیدہ بیان کیا وہ صحیح ہے؟ کیا پہلا عقیدہ براہین احمدیہ والا اب اتمام حجت نہیں رہا؟

۳) دونوں الہاموں میں سے کونسا الہام صحیح ہے؟ وہ الہام جو کہ رسول کریم اور صحابہؓ، اولیاء، صلحاء، اور امت کے عقیدہ کے مطابق تھا یا وہ الہام جو کہ بالکل مخالف سمت میں تھا؟

۴) مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ شریف آدمی کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا، تو کیا خدا تعالےٰ (نعوذ باللہ) شریف آدمی سے بھی گیا گزرا ہے جس کے الہامات میں اتنا زیادہ تناقض ہے کہ ۱۸۸۰ء میں تو عیسیٰؑ کی زندگی کا الہام کرتا ہے اور ۱۸۹۱ء میں ان کی وفات کا الہام کرتا ہے؟

۵) وہ کتاب جسکا متولی اور مہتمم خود خدا تعالےٰ ہو، کیا اس میں محض گپ لکھوائی تھی خدا تعالےٰ نے اپنے مجدد سے؟

۶) وہ کتاب جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے مامور سے الہام کر کے، نہایت تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ سے تہہ کو کھلوا کر لکھوائی اسمیں شرک عظیم ہی لکھوانا تھا، جیسا کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ حیات عیسیٰ کا عقیدہ شرک عظیم ہے؟

۷) اگر یہ عقیدہ گپ ہے تو کیا مرزا صاحب نے بطور مجدد لوگوں کو، اسلام کی حقانیت اور معارف قرآن کے نام پر گپ پڑھنے کو دی؟

۸) اگر یہ عقیدہ شرک عظیم ہے تو کیا مرزا صاحب بطور مامور من اللہ لوگوں کو مضبوط اور مستحکم دلائل کی آڑ میں شرک کی تعلیم بیچتے رہے؟ اور پیسے کماتے اور چندے سمیٹتے رہے!

۹) کیا رسول اکرم ﷺ، خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ، اولیاء، تیرہ صدیوں کے مجددین، صلحاء اور تیرہ صدیوں کی امت، سب کے سب گپ پر یقین کرتے ہوئے شرک میں (نعوذ باللہ) مبتلا تھے؟

۱۰) یا اپنی کتاب کی فروخت بڑھانے کے لئے سب ڈرامہ تھا؟ یا خدا، رسول، قرآن کے نام پر لاشعوری دکانداری تھی؟

۱۱) یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک مجدد بارہ سال تک شرک لکھ کر اسکی اصلاح بھی نہیں کرتا، حالانکہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ خدا تعالےٰ مجھے ایک لحہ بھی غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا، یا انکا لحہ بارہ برس پر محیط ہوتا تھا؟ یا خدا تعالےٰ (نعوذ باللہ) بھول گیا تھا مرزا صاحب کی غلطی درست کرنا؟

۱۲) کیا ایسا تو نہیں کہ مرزا صاحب کا پہلے عقیدہ اور جو کچھ انہوں نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے، بالکل صحیح ہو اور جب ۱۸۸۸ء میں بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہسٹیریا کے دورے پڑنے شروع ہوئے (بحوالہ رویت نمبر ۱۹، سیرۃ المہدی جلد ۱، مصنفہ مرزا بشیر احمد صاحب)، انکی وجہ سے موقع پا کر الہامات میں شیطان داخل ہو گیا ہو جیسا کہ **سورۃ الحج** میں لکھا ہے کہ بعض دفعہ شیطان وحی میں مداخلت کر دیتا ہے، اور مرزا صاحب بھٹک گئے ہوں اور بوجہ اپنی مختلف بیماریوں، بالخصوص مراق اور مالیخولیا وغیرہ کی وجہ سے شیطانی اور رحمانی الہامات میں فرق نہ کر سکے ہوں؟

اور آپ دیکھ لیں کہ مرزا صاحب نے اسکے بعد اپنے دعووں میں ترقی کرنی شروع کر دی اور جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ"، صفحہ ۲۳۲ پر لکھا ہے" دجال کا حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے وہ پہلے نبوت کا دعویٰ کریگا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائیگا"، کے مطابق حتیٰ کہ خدائی کے دعویٰ (حوالہ کیلئے کتاب البریہ، صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵، رخ جلد ۱۳) تک پہنچے۔ اور پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھا۔

مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ سمجھانے کے لئے اس کے بعد بھی کبھی کبھار صحیح الہام سے نوازتا رہا، کم از کم یہ الہام تو بالکل ان کے حسب حال اور صحیح لگتا ہے" وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا"۔ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۱۰۸، رخ جلد ۲۲۔

میرے محترم ہم وطن، میں آپ کو اس خدا کی طرف بلاتا ہوں، جسکی محمد ﷺ نے ہمیں راہ دکھائی ہے اور جس راہ سے بدقسمتی سے آپ کے پردادا جان نے لوگوں کو (شاید لاشعوری طور پر) بھٹکایا ہے۔ یہ دنیا چند روزہ ہے، لیکن اصل اور ہمیشہ کی زندگی آگے کی ہے اسکا فکر کرتے ہوئے، کفریہ عقائد کو لات مارئے اور محمد ﷺ کی اصلی غلامی میں آجائیں، اللہ تعالےٰ آپکو اس مصنوعی عزت کے بدلے اصل عزت سے اتنا زیادہ نوازے گا کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے، اور آپکے خوف کو (جو ہر وقت انسانی حفاظتی حصار میں قید رہتے ہیں) امن اور آزادی میں بدل دیگا۔ اللہ تعالےٰ آپکو حق اور جو دوسرے بھی اس خط کو پڑھیں، ہدایت سے نوازے۔ آمین۔ کیا میں آپ کی جناب سے جواب کی امید رکھوں؟

اگر خدا تعالےٰ نے توفیق دی تو میں ختم نبوت کے پہلو پر بھی آپ سے مرزا صاحب کے حوالوں کے ساتھ غور کرنے کی دوبارہ درخواست کرونگا۔

میں ہوں آپکا مخلص و ہمدرد

شیخ راحیل احمد (سابق احمدی)

13th.May,2004

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ، نحمدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

دوسرا کھُلا خط

منجانب

شیخ راحیل احمد۔ جرمنی

سابق احمدی، سکنہ ربوہ، (حال مقیم) جرمنی

بنام

جناب مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ

و احباب جماعت احمدیہ

محترم خلیفہ صاحب و بزرگو و دوستو

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار آپ میں سے بہت سوں کی طرح احمدی ماں باپ کے گھر میں پیدا ہوا، ربوہ میں پلا بڑھا، اور آپ ہی کی طرح کچھ عرصہ قبل تک اندھے یقین اور جماعت کے بزرجمہروں کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی موعود، مسیح موعود اور نبی خیال کرتا تھا، مگر اچانک ایک واقعہ نے مجھے توجہ دلائی اور میں نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتب اور سیرت کا مطالعہ غیر جانبدار ہو کر کیا تو مرزا صاحب کے دعویٰ جات صرف اور صرف تضادات کا شاہکار نظر آئے۔ مرزا صاحب نے خود لکھا ہے کہ ''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے''۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم، رخ، ج ۲۱ / صفحہ ۲۷۵۔ اور انہی تضادات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جناب مرزا صاحب کا دعویٰ جات نہ صرف بے بنیاد ہیں بلکہ حضرت رسول کریم ﷺ کی توہین اور انکے مقام نبوت پر حملہ ہیں۔ چونکہ میری عمر کا ایک بڑا حصہ آپ لوگوں میں گزرا ہے اس لئے قدرتی طور پر میں آپ کے لئے ایک للّٰہی لگاؤ محسوس کرتا ہوں اور اسی وجہ سے یہ چند سطور آپکی خدمت میں پیش خدمت ہیں، میری آپ سے درخواست ہے کہ انہیں پڑھئے اور ایک بار غور ضرور کیجئے۔

جناب مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ براہین احمدیہ میں ہی خدا نے انکا نام نبی اور رسول رکھا ہے، فرماتے ہیں ''کہ خدا تعالےٰ کی وہ جو پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں .... اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں (دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے''۔ ایک غلطی کا ازالہ، رخ، ج ۱۸ / صفحہ ۲۰۶۔ آیئے قران کریم، احادیث اور مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے جائزہ لیں کہ مرزا صاحب کا مقام کیا ہے؟ اور وہ اپنی تحریروں کے آئینے میں کیا ہیں؟

قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہے ''نہ محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہونگے) لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔ الاحزاب: ۴۱ (یہ ترجمہ تفسیر صغیر سے لیا گیا ہے جو جماعت احمدیہ نے شائع کیا ہے)۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت اور مثال دیکر بتا دیا کہ جس طرح حضرت رسول کریم ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں، اسی طرح وہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ تو آیئے دیکھیں کہ حدیث ان معنوں کی تصدیق کرتی ہے یا نہیں، اس سلسلے میں تین مختلف ادوار کی احادیث پیش خدمت ہیں۔ (۱) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا مگر ایک زاویئے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے اردگرد گھومتے اور اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے اور کہتے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ حضور پاک ﷺ نے مزید فرمایا (قصر نبوت کی) یہ اینٹ میں ہوں، میں نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا، قصر نبوت مجھ سے ہی مکمل ہوا اور میرے ساتھ ہی انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ بخاری، مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابن عساکر۔ اسکا مطلب ہے وہ ایک اینٹ جو رکھ دی گئی اس میں اب کوئی اینٹ نہ لگے گی اور نہ نکلے گی۔

(۲) حجۃ الوداع کے اہم ترین موقع پر آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''لوگو! حقیقت یہ ہے کہ نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت! تو تم اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ بخوشی ادا کرو اور اپنے اولولامر کی اطاعت کرو، تم اپنے مالک و آقا کی جنت میں داخل ہوسکو گے۔ کنزل اعمال، علی حامش، مسند احمد صفحہ ۳۹۱۔ اب آپ دیکھیں کہ یہ حدیث انتہائی وضاحت سے بتا رہی ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے رسول کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا نہ ہونے پر ایمان پہلی شرط ہے اور اسکے بعد دوسری باتوں پر یعنی پنج ارکان اسلام پر ایمان ضروری ہے۔ یہ اعلان اس وقت کے مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع میں کیا تھا۔ (۳) اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرض وفات میں رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ حضور ہمیں الوداعی خطاب فرما رہے ہیں، آپ نے تین مرتبہ فرمایا ''میں اُمی نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں جب تک میں تم میں موجود ہوں،

میری بات سنو اور اطاعت کرو اور مجھے دنیا سے لے جایا جائے تو کتاب اللہ کو تھام لو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔ رواہ احمد۔ یعنی وقت وصال کے وقت بھی یہی تاکید تھی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اوپر دیئے گئے حوالوں سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ لیکن کیا اوپر دیئے گئے حوالوں کی کوئی تاویل ہو سکتی ہے؟ قبل اس کے ہم ختم نبوت کے موضوع پر مرزا صاحب کے ارشادات پیش کریں مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے بارے میں اور انکی کتاب براہین احمدیہ کے بارے میں اور مجدد کے متعلق کچھ ان کے اپنے ارشادات بیان کردیں، کیونکہ یہ ارشادات آپ کو ممکن ہے کہ میرا مافی الضمیر سمجھنے میں مدد کریں۔

براہین احمدیہ:۔ مرزا صاحب نے سب سے پہلی کتاب براہین احمدیہ لکھی، براہین احمدیہ کی پہلی چار جلدیں ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئیں، اور پانچویں جلد ۲۳ سال کے بعد شائع ہوئی اور اس کتاب کے بارے میں انکے یہ دعویٰ جات ہیں (دعوے تو بہت ہیں صرف چند کا ذکر کر رہا ہوں) (۱) ''اس عاجز نے ایک کتاب...... ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے''۔ اشتہار اپریل ۱۸۷۹ء، مجموعہ اشتہارات/ ج اول صفحہ ۱۱۔ (۲) اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں......... اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے''۔ اشتہار نمبر ۱۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۱/ ص ۲۳ تا ۲۵۔ (۳) ''اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو''۔ اشتہار نمبر ۱۲/ مجموعہ اشتہارات/ ج ۱/ صفحہ ۴۳۔ (۴) سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے۔'' اشتہار نمبر ۱۸، مجموعہ اشتہارات ج ۱/ ص ۵۶۔

مجدد کی تعریف میں مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ (۱) جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخواں فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں......... اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی انکے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور انکی گفتار و کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کلی مصفا کئے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے۔ فتح اسلام / ر خ، ج ۳/ ص ۷ حاشیہ۔ اپنی ذات کے بارے میں معصوم عن الخطا ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (۱) ''اللہ تعالےٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے''۔ نورالحق حصہ دوئم/ ر خ، ج ۸/ صفحہ ۲۷۲۔ (۲) میں نے جو کچھ کہا وہ سب کچھ خدا کے امر سے کہا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ مواہب الرحمٰن/ ر۔خ، ج ۱۹/ صفحہ ۲۲۱۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب آیت خاتم النبیین کی کیا تفسیر کرتے ہیں، مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں۔ (۱) ''یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے، مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ دوسری جگہ سورہ الاحزاب کی آیت ۴۱ (مندرجہ بالا) کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں (۲) کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی سے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اسکا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداہت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا''۔ حمامۃ البشریٰ/ ر۔خ، ج ۷/ صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱۔ (۳) ''قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا، خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو''۔ ازالہ اوہام/ ر۔ خ، ج ۳/ صفحہ ۵۱۱۔ (۴) حسب تصریح قرآن کریم، رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرئیل کے ذریعہ حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے، کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائیگی؟ ازالہ اوھام، ر۔ خ، ج ۳/ صفحہ ۳۸۷۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ مجدد ہیں اور قرآن انکو خدا نے سکھایا ہے اور ہر قسم کے دلائل سے، تحقیق سے اثبات صداقت اسلام پیش کرنے کے دعوے دار ہیں اور کوئی لفظ خدا کی مرضی کے بغیر نہیں نکالتے، اور تجدید دین کیلئے خدا ان کو ایک لمحہ بھی غلطی پر نہیں رہنے دیتا، اس حیثیت میں وہ ختم نبوت کا انہی معنوں میں اقرار کر رہے ہیں جن معنوں میں رسول کریم ﷺ صحابہؓ اور آئمہ دین و مسلمان تیرہ صدیوں سے ایمان رکھتے تھے۔ اور اسکے علاوہ کسی بھی دوسرے قسم کے معنی کو کفر قرار دے رہے ہیں، مرزا صاحب کے بیٹے وخلیفہ ثانی بھی ہمارے اس یقین کی تصدیق کرتے ہیں، فرماتے ہیں ''الغرض حقیقۃ الوحی کے حوالہ نے واضح کردیا کہ نبوت اور حیات مسیح کے متعلق آپکا (مرزا غلام احمد صاحب۔ ناقل) عقیدہ پہلے عام مسلمانوں کی طرح تھا مگر پھر دونوں میں تبدیلی فرمائی''۔ الفضل ۲ ستمبر ۱۹۴۱ء، خطبہ جمعہ کالم ۳۔

اب ہوتا کیا ہے کہ کچھ علمائے حق نے خدا کی دی ہوئی فراست سے اندازہ لگا لیا کہ ان صاحب کا ارادہ نبی بننے کا ہے اور انہوں نے جب اعتراض اٹھائے تو مرزا صاحب کے جوابات ملاحظہ ہوں۔ ''ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں'' ۔مجموعہ اشتہارات / ج ۲ / ص ۲۹۷ و ۲۹۸۔اس طرح وقتی طور پر مخالفت کو کم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ، لیکن علمائے حق کے خدشات صحیح نکلتے ہیں کہ ان صاحب (یعنی مرزا غلام اے قادیانی صاحب) کا مالیخولیا و مراق جیسے جیسے ترقی کریگا، اسی طرح ان کے دعویٰ جات بھی بڑھیں گے۔مرزا صاحب کو مراق تھا یا نہیں؟ میرے خیال میں یہ حوالہ کافی ہے!''ڈاکٹر میر محمد آسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔سیرت المہدی حصہ دوئم /صفحہ ۵۵/ از مرزا بشیر احمد ایم اے۔اور مراق کیا چیز ہے یہ حوالہ میرے خیال میں کافی رہے گا''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسکو ہسٹریا ، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی ، کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے''مضمون ڈاکٹر شاہنواز صاحب قادیانی / مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان / صفحہ ۶ و ۷/بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء / بحوالہ قادیانی مذہب صفحہ ۱۴۵ ۔اب دیکھئے کہ مرزا صاحب کس طرح اپنے دعووں میں آگے بڑھتے بڑھتے نہ صرف رسول کریم کے مقام تک پہنچتے ہیں (نعوذ باللہ)، بلکہ انکو پرے ہٹانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔(۱)''میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے ..... اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامت ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دئے جاتے ہیں''۔ جنگ مقدس / ر۔خ۔ ج ۶/ص ۱۵۶۔ (۲)''یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانے میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں''۔حقیقۃ الوحی / ر۔خ، ج ۲۲/ ص ۱۵۴، حاشیہ۔(۳)''یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں......مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا رسول کے لفظ سے یاد کرے''۔سراج منیر / ر۔خ ج ۱۲/ ص ۵۔اب جب ہر طرف سے شور اٹھا تو کیا وضاحت پیش کی جا رہی ہے۔(۴)''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے''۔ازالہ اوہام / ر۔خ، ج ۳/ ص ۳۲۰۔(۵) محدث جو مرسلین میں سے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی..........وہ اگر چہ کامل طور پر امتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدث کے لئے ضرور ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدا تعالےٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے''۔ازالہ اوہام / ر۔خ، ج ۳/ ص ۴۰۷۔(۶)''یہ عاجز خدا تعالےٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے............اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے''۔توضیح مرام / ر۔خ ج ۳/ص ۶۰۔(۷) مسیح موعود جو آنے والا ہے، اسکی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا، یعنی خدا تعالےٰ سے وحی پانے والا۔لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں ......سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے''۔ ازالہ اوہام / ر۔خ، ج ۳/ص ۴۷۸۔اب ہوتا کیا ہے ان بے سر و پا دعووں کی وجہ سے مخالفت بے انتہا بڑھ جاتی ہے، اس کو وقتی طور پر ٹھنڈا کرنے کے لئے ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو ایک عاجز مسافر کا اشتہار کے نام سے ایک اشتہار شائع کرتے ہیں (۸)''میں نہ نبوت کا مدعی ہوں۔اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ خاتم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں''۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۱ / ص ۲۳۰۔ اسکے بعد ۳ فروری ۱۸۹۲ء کو علمائے کرام سے بحث کے دوران گواہان کے دستخطوں سے تحریری راضی نامہ کرتے ہیں، اس میں لکھتے ہیں (۹)''تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ''فتح اسلام''و''توضیح المرام''و''ازالہ اوہام''میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ورنہ حاشا و کلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں............ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں''۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۱ / ص ۳۱۲ و ۳۱۳۔اسی طرح کبھی اقرار، کبھی انکار، کبھی تاویلات کے ذریعہ قدم آگے بڑھاتے بڑھاتے آخر اس دعوے پر آ پہنچے کہ (۱۰)''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''۔دافع البلاء، / ر۔خ، ج ۱۸ /ص ۲۳۱ (۱۱)''تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا'' ملفوظات / ج ۸ / ص ۴۲۴۔لیکن مرزا غلام احمد صاحب کی نبی و رسول بننے کے بعد بھی تشفی نہیں ہوتی بلکہ

اب اپنے تاج نبوت پر مزید میناکاری کرتے ہوئے صاحب الشریعت بن جاتے ہیں۔(۱۲) شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی‘‘۔ اربعین ۴/ ر۔خ، ج ۱۷/ص ۴۳۵۔لیکن ابھی بھی انکا مالیخولیا مرزا صاحب کو چین نہیں لینے دیتا، کہ ابھی جہاں اور بھی ہیں کہ مصداق اب مزید آگے بڑھنے کے لئے کس ہوشیاری سے رسول کریم ﷺ کو انکے مقام سے ہٹا کر خود بیٹھنے کی تیاری ہے۔(۱۳)’’اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں، یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں‘‘۔ اربعین ۴/ ر۔خ، ج ۱۷/ ص ۴۴۵ و ۴۴۶۔اب ہوتا کیا ہے کہ بندہ سوچتا ہے کہ شاید بزعم خود رسول کریم ﷺ کا مقام تو لے ہی چکے ہیں، نعوذ باللہ۔اب تو مرزا صاحب یہاں رک جائیں گے، مگر وہ مالیخولیا اور مراق ہی کیا جو رکنے دے، اب رسول کریم سے اپنا مقام کیسے بڑھایا جاتا ہے؟ فرماتے ہیں (۱۴)’’آسمان سے بہت سے تخت اترے پر میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا‘‘۔ تذکرہ / صفحہ ۶۳۸۔لیکن کیا یہاں بھی قیام کرتے ہیں یا نہیں؟ نہیں جناب ابھی ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں، فرماتے ہیں۔(۱۵) ’’**اسمع ولدی**، اے میرے بیٹے سن‘‘، البشری / ج اول / صفحہ ۴۹۔لیکن وہ اولولعزمی ہی کیا ہوئی جو کہیں چین لینے دے، اسی طرح بغیر پلٹ کر دیکھے منازل طے کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔(۱۶) میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں.........سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔کتاب البریہ/ر۔خ، ج ۱۳/ص ۱۰۳ تا ۱۰۵۔افسوس اس سے آگے منزلیں ناپید ہو گئیں ورنہ تفنن طبع کو اور بھی کچھ ملتا۔جب اب آپ دیکھیں اور غور کریں کہ ایک شخص جو مجدد، ملہم اور معمور ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے قسم کھاتا ہے اور مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہے، شیطانی الہامات کی زد میں آ کر نہ صرف نبوت بلکہ خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے نہ صرف اپنی بلکہ کئی نسلوں کی عاقبت خراب کرتا ہے، میرے ان سوالوں پر ٹھنڈے دل سے غور کریں:۔

(۱) کیا اللہ سے الہام پانے والے کے کلام میں تضاد ہوتا ہے؟ (۲) کیا ایک مجدد روح القدس سے مصفا ہونے اور معصوم عن الخطاء ہونے کے بعد اسی طرح پینترے بدلتا ہے جس طرح مرزا صاحب نے بدلے ہیں؟ (۳) کیا مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت نہیں ہوتا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اسلامی عقائد کو رگیدتے ہوئے ایک ایسی نبوت کا اعلان کیا ہے جسکی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں؟ (۴) کیا اس طرح وہ تیس جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہونگے والی حدیث کی زد میں نہیں آ گئے؟ (۵) کیا آپ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان لا کر، دین اسلام، قرآن اور محمد ﷺ کے خلاف تو نہیں چل رہے؟

میرے احمدی دوستو! آخر آپ کو کس چیز کی مجبوری ہے جو ایک نبوت کے اگر جھوٹے نہیں تو کم از کم غلطی خوردہ شخص کے پیچھے لگ کر اس دنیا میں اپنی برادریوں، رشتہ داروں سے کٹ گئے ہو، بجائے خدا کی رضا کے، عہدیداروں اور ایک خاندان کی رضا اور خواہش کو ماننے پر مجبور ہو۔اس خاندان نے خدا کے نام پر تم سے تمہارا ایمان، خاندان، اولاد، عزت و آبرو، وقت، مال، جائداد، غرضیکہ ہر چیز پر قبضہ کر کے تمہیں مزارعوں کی حیثیت دے دی ہے۔جس خاندان کی حالت بقول مرزا غلام اے قادیانی کے ایک کمتر درجے کے زمینداروں جیسی ہو گئی تھی اور جسکی جائداد پر قرضہ تھا، آج وہ خاندان تمہارے چندوں کی بنیاد پر ارب پتی بن گیا ہے لیکن تمہارے پاس کیا ہے؟ سب سے بڑھکر نہ صرف اپنی عاقبت گنوائی بلکہ اپنا نام دشمنان رسول میں لکھوالیا۔خدا کے لئے مرزا غلام احمد کی کتابیں غور سے پڑھو اور جماعت کے پروپیگنڈہ سے آزاد ہو کر پڑھو تو تمہیں سوائے تعلیوں کے اور ہر پیشگوئی کی تاویلوں کے اور گالیوں کے کچھ نہیں ملیگا یا پھر مسیح کی خوشامد دجال کے دربار میں نظر آ ئیگی! سیرت مہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام اے قادیانی کو پڑھو تو تمہیں پتہ چلے گا کہ رسول کریم ﷺ تو بیعت لیتے وقت بھی کسی عورت کے ہاتھ چھو جانے سے بھی سختی سے پرہیز فرماتے تھے اور یہ (نعوذ باللہ) بزعم خود محمد ثانی پوری پوری رات نا کتخدا لڑکیوں سے اور نامحرم عورتوں سے جسم دبواتا تھا اور خدمت کراتا تھا۔رسول کریم حسن صفائی کا نمونہ تھے اور یہ صاحب سلوٹوں بھرے کپڑے و پگڑی، واسکٹ کے بٹن کوٹ کے کاج میں، کوٹ کے بٹن قمیض کے کاجوں میں اور قمیض کے بٹن کہیں اور اٹکے ہوئے، واسکٹ اور کوٹ پر تیل کے داغ، اور، جرابیں اس طرح پہنی ہوئی کہ ایڑی اوپر اور پنجہ آگے سے لٹکا ہوا، جوتے کا بایاں پاؤں دائیں میں اور دایاں پاؤں بائیں میں، ایڑی بٹھائی ہوئی اور جب چلے تو ٹھپ ٹھپ کی آوازآئے، وٹوانی کی مٹی کے ڈھیلے اور گڑ کی ڈلیاں ایک ہی جیب میں، (مزید تفصیل کیلئے سیرت مہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد جلد اول، دیکھئے) اپنے ایمان سے کہو کہ کیا نبی کا حلیہ ایسا ہی ہوتا ہے؟ ایسا تو ایک نارمل انسان کا بھی حلیہ نہیں ہوتا! اس حلیہ اور جھوٹی قسموں کے بل پر یہ دعویٰ کہ سب رسول میرے کرتے میں ہیں! سوچو کس کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔ یہ ایک نیا مذہب ہے جو اسلام پر ڈاکہ مار کر اسلام کے لباس میں پیش کیا جا رہا ہے۔اپنے ایمان سے کہو کہ جتنی بیعتوں کے دعوے ہر سال تمھارے خلیفہ صاحب کرتے ہیں اسکا ہزارواں حصہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا؟ ہر احمدی یہی سوچ رہا ہے کہ ہمارے شہر میں نہیں لیکن دوسرے شہر میں بڑی بیعتیں ہوئی ہیں ہمارے ملک میں تو نہیں مگر دوسرے ملک میں ہوئی ہیں، جہاں تک تم سے ممکن ہے جائزہ تو لو، اپنے شہر میں دیکھو، دوسرے شہروں وملکوں میں اپنے سنجیدہ رشتہ داروں سے پوچھو تو ہر کوئی دوسرے شہر کی بات کریگا، اور یہی کہے گا

’’نہیں یار تمہاری طرف اور دوسرے شہروں میں بڑا کام ہو رہا ہے لیکن ہمارے شہر میں لوگ سست ہیں‘‘۔ حیران نہ ہوں! جس جماعت کی بنیاد جھوٹے الہامات، جھوٹی قسموں، جھوٹی پیشگوئیوں اور مال و زر کی خواہش پر رکھی گئی ہو اس میں ایسے ہی کاغذی کام، پروپیگنڈہ کے لئے ہوتے ہیں! یک طرفہ پروپیگنڈے سے جان چھڑاؤ اور اپنی اور اپنے خاندانوں کی عاقبت خراب ہونے سے بچاؤ!

میں اپنی اپیل اس بات پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اور مجھے بھی حق کو پہچاننے اور سمجھنے کی توفیق دے اور جعلی مدعیان نبوت سے بچائے اور آپکا اور میرا خاتمہ محمد ﷺ کے خالص اور اصلی دین پر ہو نہ کہ انگریزوں کے پٹھو کے دین پر یا کسی اور، راہ گم کردہ کی پیروی میں! آمین ثم آمین

آپ کا مخلص

مورخہ:۔ 19-08-2004 شیخ راحیل احمد (سابق احمدی)

بسم اللہ الرّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ نحمدُہٗ وَ نُصَلِّی علیٰ رَسُولِہِ الکریم

تیسرا کھُلا خط

منجانب

شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی

سابق احمدی،سکنہ ربوہ،(حال مقیم) جرمنی

بنام

جناب مرزا مسرور احمد صاحب

و احباب جماعت احمدیہ

محترم خلیفہ صاحب و بزرگو و دوستو **سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ**

آپ میں سے کئی مجھے ذاتی طور پر جانتے ہیں اور بہت سے اس خاکسار کو غائبانہ طور پر جانتے ہیں، اسی طرح کافی دوستوں نے میرے پہلے دونوں کھلے خطوط کا مطالعہ بھی کیا ہوگا، جن میں خاکسار نے مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت اور دعویٰ نبوت پر انتہائی واضح تضاد بیانیاں پیش کی تھیں،اب تیسری عرضداشت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی موعود کے بارے میں پیش خدمت ہے، گر قبول افتذ ہے عز و شرف۔

خاکسار ایک احمدی گھرانہ میں پیدا ہوا، ربوہ میں پلا بڑھا، اور جماعت کے مفاد میں ایک لمبا عرصہ مختلف عہدوں اور حیثیتوں میں کام کیا، ایک مسئلہ پر گفتگو کی وجہ سے میری توجہ ایک مربی صاحب نے، اپنے دلائل میں لاجواب ہونے پر (غالباً نادانستہ طور پر) مرزا صاحب کی کتب کے مطالعہ کی طرف مبذول کرائی، خاکسار نے ایک کتاب اٹھائی اور وہ جہاں سے کھلی، وہاں آج تک جو جماعت نے سکھایا تھا اسکے خلاف لکھا ہوا تھا، اس لمحہ میں نے فیصلہ کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں غیر جانبدار ہو کر پڑھوں اور حقائق کو خود دیکھوں، اور کئی برس کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا صاحب کے تمام دعوے بے بنیاد ہیں، دھوکے کی ٹٹی ہیں، مرزا صاحب کی جھولی میں کوئی ہیرا تو کیا صاف پتھر بھی نہیں ہیں اور اگر ہے تو صرف اور صرف جھوٹ ہے، اور یہ سب کھڑاگ مرزا صاحب نے اپنی روٹی کے لئے پھیلایا تھا۔ مرزا صاحب اپنی کسی بات میں سچے نہیں تھے اور اپنے ان بے بنیاد، خودساختہ دعووں کے ذریعہ، خود اپنی اور اپنی اولاد کے لئے اس دنیا کا کافی سامان کر گئے، حالانکہ جب انہوں نے دعویٰ کیا تھا تو انکی جائداد پر اصل مالیت سے زیادہ قرضہ تھا، لیکن لاکھوں انسانوں کو دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح نہ صرف دنیا کے مال سے محروم کیا بلکہ آخرت میں بھی جہنم کی آگ کا ایندھن بننے کیلئے چھوڑ گئے۔

مرزا غلام اے قادیانی نے پہلا دعویٰ ملہم ہونیکا کیا اور اپنے ان الہاموں کو بنیاد بنا کر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، اور مجدد کے بارے میں انکا دعویٰ یہ ہے؛ ’’جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخواں فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں، خدا تعالیٰ انہیں تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں.........اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی انکے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کیوقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور انکی گفتار و کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کلی مصفا کئے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے‘‘۔ فتح اسلام / ر خ، ج ۳/ ص ۷، حاشیہ۔ مرزا صاحب کی تمام تحریریں جو ۱۸۸۱ء اور اسکے بعد لکھی گئی ہیں، مجدد ہونے اور کلی مصفا ہونے کے دعویٰ کے بعد لکھی گئی ہیں اور انہی میں مرزا صاحب کے اسکے بعد بیشمار دعوے موجود ہیں۔ مرزا صاحب اپنے دعووں کی بنیاد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ’’اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں‘‘۔ اعجاز احمدی / ر خ، ج ۹/ صفحہ ۱۴۰ ۔ یہ دوسری بات ہے کہ جس مسیح اور مہدی ہونے کا مرزا صاحب دعویٰ کر رہے ہیں اسکی خبر احادیث میں ہی ہے، اور جو نشانیاں احادیث شریفہ میں دی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی مرزا صاحب پر فٹ نہیں بیٹھتی اسی لئے ردی کی طرح پھینکی جا رہی ہیں، اور پھر اگر کوئی حدیث قرآن کے مطابق بھی ہے لیکن مرزا صاحب کی (نام نہاد) وحی سے معارض ہے وہ بھی ردی ہوگئی یعنی کہ مرزا صاحب کی وحی نعوذ باللہ قرآن مجید سے بھی بڑھ گئی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو مواد مرزا صاحب نے اپنے دعووں کی بنیاد کے طور پر پیش کیا ہے وہ بقول، انکے صحیح اور الہامی تائید کے ساتھ پیش کیا ہے، اس لئے ہم صرف مرزا صاحب نے جو تائیدی مواد اپنے دعویٰ کے متعلق پیش کیا ہے اسکے مطابق جائزہ لیں گے کہ آیا مرزا صاحب اپنے بیان کئے ہوئے معیار کے مطابق بھی اپنے دعویٰ جات پر پورے اُترتے ہیں یا نہیں؟ مرزا صاحب نے ویسے تو بہت سی باتیں کہیں ہیں لیکن ہم آج نمونے کے طور پر صرف چند ہی باتیں پیش کریں گے کہ یہ خط زیادہ طوالت کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں ہم مسیح موعود کا دعویٰ لیتے ہیں، مرزا صاحب اس مسیح موعود کا معیار بیان کرتے ہوئے اپنی صداقت کے ثبوت میں فرماتے ہیں:۔

ثبوت نمبر ۱:۔ مرزا صاحب (اپنے) بطور ملہم و مجدد اور خلیفۃ الرسول ﷺ لکھتے ہیں ’’یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق

رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالےٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کردیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست ونابود کردیگا'' براہین احمدیہ حصہ چہارم / ر خ ،ج ۱ /صفحہ ۶۰۱ ۔اب آیت کی اس الہامی تشریح سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں (۱) حضرت مسیح' ابن مریم نازل ہوں گے! لیکن یہاں غلام ابن چراغ بی بی دعویٰ کررہے ہیں ۔(۲) دنیا ان کا جلال دیکھے گی یعنی حکومت! لیکن کیا دنیا نے مرزا غلام احمد کا جلال دیکھا؟ دنیا کو چھوڑو کیا ہندوستان نے انکا جلال دیکھا؟ اسکو بھی چھوڑو کیا انکے صوبہ پنجاب نے بھی انکا جلال دیکھا؟ یا انکے ضلع نے ، یا انکی تحصیل نے حتیٰ کہ انکی اپنی ملکیت قادیان نے ہی جلال دیکھا ہو تو بتاؤ؟ بلکہ دنیا نے تو یہاں تک دیکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی، غلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، نوآبادیاتی طاقت کیلئے اپنی خدمات اور اپنے خاندان کی خدمات کا تذکرہ کر کے ملکہ وکٹوریہ کے ایک کلمہ شکریہ سے ممنون ہونا چاہتا ہے (دیکھیں ستارہ قیصریہ) ۔کیا یہی ایک نبی کا جلال ہوتا ہے؟ یا جلال کے معنی لغت میں نئے لکھے گئے ہیں؟ (۳) حضرت مسیح ابن مریم تمام راہوں کو صاف کردیں گے! لیکن مرزا صاحب سوائے اپنی اولاد کیلئے مال اکٹھا کرنے کی راہیں صاف کرنیکے اور کچھ نہیں کر کے گئے ، اور ہاں ایک صفائی جو مرزا صاحب نے کی کہ جن دنوں طاعون کا زور تھا اپنے گھر کی نالیاں صاف کر کے اپنے ہاتھوں سے نالیوں میں فینائل ڈالا کرتے تھے (دیکھیں سیرت المہدی، مصنفہ مرزا بشیر احمد، ایم اے، پسر مرزا صاحب) ۔(۴) کج اور ناراستی کا نام ونشان نہیں رہیگا! اور مرزا صاحب اور انکے بعد کے دور میں کج اور ناراستی نے دنیا میں اپنے پنجے اور زیادہ مضبوطی سے گاڑ لئے ہیں، باقی دنیا کی بات چھوڑو، اپنی جماعت کو ہی دیکھ لو، بلکہ جماعت کے عام ممبروں کو چھوڑو، انکے عہدیداروں کو ہی صرف دیکھ لو، وہ کن راہوں پر ہیں؟ اگر یہی کج اور ناراستی دور کرنا کہلاتا ہے تو ایسا سمجھنے والے کو اسکا ایمان مبارک ہو؟ (۵) گمراہی کا تخم نیست ونابود کردیگا! اب ذرا دنیا کو چھوڑو اپنی جماعت کو ہی دیکھ لو، دنیا تو بہت دور کی بات ہے تمہارے بہت سے عہدے دار بھی عبادت سے بھاگتے ہیں اور بچوں کی ہی نہیں بڑوں کی بھی حاضریاں لگتی ہیں آپکی عبادت گاہوں میں، اور مرکز کو جھوٹی رپورٹیں بھجوائی جاتی ہیں، تمہارے خلفاء پر مؤکد بہ عذاب قسمیں کھا کر لوگ انتہائی بھیانک الزام نہیں لگا رہے ہیں؟ اور انکے احترام کا یہ حال ہے کہ ایک مربی کا خلیفہ کے کمرے میں بلاوا آتا ہے تو دوسرا مربی پوچھتا ہے کہ کیا تیل کی شیشی جیب میں ہے؟ آپکے سامنے ثابت ہورہا ہے کہ مرزا صاحب اپنی ہی بیان کی ہوئی تصریح کے مطابق مسیح موعود نہیں ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب آیت کی اپنی الہامی تشریح کے مطابق نہ تو جلال دکھا سکے، نہ کج اور ناراستی دور کرسکے اور کفر وگمراہی کے اندھیرے انکے دعویٰ کے بعد اور گہرے ہوچکے ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیش کئے ہوئے معیار پر پورا اترنے میں ناکام رہے اور نبی صرف کامیاب ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ نبی کو کبھی ناکام نہیں ہونے دیتا، اس لئے مرزا صاحب اپنے دئے ہوئے معیار کے مطابق بھی دعوے میں جھوٹے ہیں۔

ثبوت نمبر۲:۔ جب مرزا صاحب نے مسلمانوں کے عقائد سے اتفاق کرتے ہوئے اپنے ملہم اور مجدد ہونیکا پروپیگنڈہ خوب کرلیا تو اب آہستہ آہستہ اپنے قدم آگے بڑھانے شروع کئے اور اپنے آپ کو مثیل عیسیٰ قرار دے لیا، اور یہ دروازہ بظاہر صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی کھول رہے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ خود داخل ہونیکے بعد دوسروں کے لئے ہمیشہ کے لئے دروازہ بند کردیتے ہیں۔ زیرک اور دانا علماء وقت نے جب دیکھا کہ مرزا صاحب، حضرت عیسیٰؑ کی جگہ خود مسیح موعود اور مسیح ابن مریم بننے کی تیاری میں ہیں (کیونکہ مرزا صاحب سے پہلے بھی کئی جھوٹے مدعیان نبوت نے ایسے ہی طریقوں سے اپنے قدم نبوت کی طرف بڑھائے تھے)، تو اختلافی آوازیں اٹھنے لگیں، مرزا صاحب نے کچھ وقت حاصل کرنے کے لئے فوراً پینترا بدلا، اور اعلان شائع کردیا۔ ''علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ'' ۔اے برادران دین وعلمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہوکر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں، یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالےٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر درج کردیا تھا، جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا، میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص میرے پر یہ الزام لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے'' ۔ ازالہ اوہام، صفحہ ۱۹۲، روحانی خزائن جلد۳۔ جب میں نے یہ پڑھا تو پہلی بار میرے دل میں ایک واضح شک پیدا ہوا کہ مرزا صاحب کی جھولی میں ہیرے ہی نہیں بلکہ پتھر بھی ہیں، میرے لئے یہ ایسا حیران کن لمحہ تھا کہ ٹائٹل پر مرزا غلام احمد مسیح موعود ومہدی موعود لکھا ہے اور کتاب کے اندر ماننے والے تو بعد کی بات، صرف خیال کرنیوالے ہی کم فہم ہیں نیز مفتری وکذاب ہیں، اور میرے کانوں میں (اور آپکے کانوں میں بھی) پیدائش سے ہی یہ ڈالا جارہا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود اور مسیح ابن مریم ہی ہیں۔ خیر مرزا صاحب کا اپنا یہ دعویٰ ہی انکے مسیح موعود ہونے کو باطل کررہا ہے، مرزا صاحب تسلیم کررہے ہیں کہ انکو مسیح موعود اور مسیح ابن مریم سمجھنے والا مفتری اور کذاب ہے، لہٰذا مرزا

صاحب مسیح موعود نہیں ہیں!

ثبوت نمبر۳:۔ مرزا صاحب نے اپنی طرف سے ہر قدم آہستہ آہستہ اور بڑا سوچ کر بڑھایا، لیکن یہی قدم انکے خلاف ثبوت بھی بنتے گئے۔ مرزا صاحب ایک جگہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اور اسکو اپنے حق میں بطور ثبوت پیش کرتے ہوئے اس شعر'' **تا چھل سال اے برادر من - دور آں شھسوار مے بینم** '' کی تشریح میں لکھتے ہیں، ''یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کریگا، چالیس برس تک زندگی کریگا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے، سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے، جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے''۔ نشان آسمانی / ر خ، ج ۴ / صفحہ ۴۷۳۔ یہ رسالہ ۱۸۹۲ء میں لکھا گیا، اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب ۱۸۹۲ء میں دعویٰ کر رہے ہیں کہ چالیس سال کی عمر میں مرزا صاحب ایک خاص الہام کے ذریعہ مامور ہوئے اور یہ رسالہ لکھنے تک پورے دس برس بطور مامور کے گزر چکے ہیں اور تیس سال ابھی باقی ہیں، یعنی انکی زندگی کا سلسلہ مزید، کم و بیش ۱۹۲۲ء تک مزید چلنا چاہئے تھا، لیکن ہوتا کیا ہے کہ مرزا صاحب بجائے مزید تیس برس کی عمر پانے کے سولہ سال بھی مزید پورے نہیں کرتے اور مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہو جاتے ہیں اور جس پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق بنا کر اپنی صداقت کے لئے خود پیش کرتے ہیں، وہ پیشگوئی بھی انکی ذات پر پوری نہیں ہوئی اور انکا اسی برس والا الہام بھی پورا نہ ہوا، اس لئے پہلی بات کہ مرزا صاحب کا اپنی عمر کا الہام جھوٹا ہوا دوسرے پیشگوئی کا مصداق بننے کا دعویٰ غلط ثابت ہوا، جسکا الہام جھوٹا ہو اور جو پیشگوئی اپنی صداقت کے لئے پیش کرتا ہے اور اسکا اہل ثابت نہیں ہوتا، وہ مسیح موعود نہیں ہوسکتا، اس لئے بھی مرزا صاحب مسیح موعود نہیں۔

ثبوت نمبر۴:۔ اب مرزا صاحب ایک حدیث شریف کو اپنے دعویٰ مسیح موعود کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اس پیشگوئی (محمدی بیگم کیساتھ شادی کی۔ ناقل) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ **یتزوج و یو لد لہ**۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے، اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا، اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو انکے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی''۔ ضمیمہ انجام آتھم / ر خ، ج ۱۱ / ص ۳۳۷، حاشیہ۔ مرزا صاحب کی یہ تحریر ۱۸۹۶ء کی ہے، اسوقت تک مرزا صاحب کی دو شادیاں ہو چکی تھیں اور ان میں سے اولاد بھی تھی، بلکہ پہلی بیوی (ماموں زاد حرمت بی بی عرف پھجے دی ماں) کو محمدی بیگم کے ساتھ شادی نہ کروانیکے جرم میں طلاق بھی دے چکے تھے اور اسی جرم میں سب سے بڑے بیٹے مرزا سلطان کو عاق بھی کر چکے تھے اور اپنی دوسری بہو عزت بی بی زوجہ فضل احمد کو بھی طلاق دلوا چکے تھے۔ اسکے بعد تا حیات مرزا صاحب کی تیسری شادی محمدی بیگم یا کسی اور عورت سے نہیں ہوئی اور نہ ہی (شادی نہ ہونیکی وجہ سے) وہ خاص اولاد ہوئی، اس طرح مرزا صاحب نے خود ثابت کر دیا کہ وہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی پر بھی پورے نہیں اترے لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نہیں ہیں۔

ثبوت نمبر۵:۔ لیکن بات یہاں ہی نہیں رکتی، خاکسار آپ کی خدمت میں دو حوالے پیش کرتا ہے جس سے مرزا صاحب کی دروغ بیانی ظاہر و باہر ہو جائیگی۔ جب مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ سر سید احمد خان سے اپنایا تو علماء اور دوسرے مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ براہین احمدیہ میں جو کہ مرزا صاحب (کے اپنے بقول) نے الہامی رہنمائی کے تحت لکھی تھی اسمیں تو حیات عیسیٰؑ کا عقیدہ لکھا ہے، مرزا صاحب جواب دیتے ہیں کہ، ''میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھدیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی، کیونکر اس کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔ پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا، خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیا ہے مگر میں رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے''۔ اعجاز احمدی / ر خ، ج ۱۹ / ص ۱۱۳۔ پہلے لیتے ہیں رسمی عقیدہ والے جھوٹ کو، مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کی فروخت کا جو اشتہار دیا تھا اسکی ان سطور کو جو میں ابھی پیش کرونگا، رسمی عقیدہ نہیں تھا بلکہ انتہائی تحقیق کے بعد براہین احمدیہ لکھی گئی، مرزا صاحب فرماتے ہیں ''اس عاجز نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن و صداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے''۔ اشتہار اپریل ۱۸۷۹ء / مجموعہ اشتہارات / ج اول ص ۱۱۔ ''کتاب براہین احمدیہ جسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم اور مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے۔......... اول تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان و شوکت و قدر و منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو

توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپے دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے۔..........اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں.........اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے''۔بحوالہ اشتہار نمبر ۱۱ ، مجموعہ اشتہارات /ج ۱/ص ۲۳ تا ۲۵۔اب آپ اندازہ لگائیں کہ کیا اس کتاب کا اشتہار کسی رسمی عقیدہ کے سرسری عقیدے کا ذکر کر رہا ہے یا الہامی رہنمائی سے انتہائی دقیق تحقیق کا دعویٰ ہے۔مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مجدد نرے استخواں فروش نہیں ہوتے، بالکل صحیح کہا لیکن یہ تضاد بیانی اور کتاب بیچنے کیلئے جھوٹے دعوے ثابت کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب نہ مجدد تھے اور نہ ہی الہام ہوتے تھے صرف ایک دروغ گو کتاب فروش تھے اور ایمان فروش تھے۔لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوتی،اس ثبوت کے شروع میں خاکسار نے جو حوالہ پیش کیا ہے اسکے اس فقرے کو سامنے رکھیں''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا،خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیا ہے مگر میں رسمی عقیدہ پر جما رہا۔جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے''۔اور اب اس حوالے کو غور سے پڑھیں''**واللہ قد کنت اعلم من ایّام مدیدۃ اننی جُعلت المسیح ابن مریم و انی نازل فیمنز لہ و لکن اخفیتہ نظراً الیٰ تاویلہ۔ بل ما بدلت عقیدتی و کنت علیھا من ا لمستمسکین و توقفُ فی الاظہار عشر سنین**۔ترجمہ:''اللہ کی قسم میں بہت عرصے سے جانتا تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم بنایا گیا ہے اور میں ان کی جگہ نازل ہوا ہوں لیکن میں تاویل کر کے چھپاتا رہا۔بلکہ میں نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور اسی پر تمسک کرتا رہا اور اس دعویٰ کے اظہار میں میں نے دس برس تک توقف کیا''۔آئینہ کمالات اسلام / ر خ ،ج ۵/ ص ۵۵۱۔اب آپ بتائیں کہ کیا یہ تضاد ایسے شخص کے قلم میں ہو سکتا ہے جسکا دعویٰ یہ ہو کہ وہ مجدد ہے جسکو بتمام کمال مصفیٰ کیا گیا ہے اور نائب رسول اللہ ﷺ ہو۔کبھی نہیں،آپ مجھ سے اتفاق کرینگے کہ ایسا تضاد ایک ایمان فروش،ایک جھوٹے مدعی نبوت کی تحریروں میں ہی ہو سکتا ہے۔اور جھوٹی،متضاد باتیں لکھنے والا مسیح موعود نہیں ہو سکتا۔

ثبوت نمبر ۲:۔ مرزا صاحب صحیح بخاری کی ایک حدیث کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں''مجھے قسم ہے اس پروردگار کی جسکے ہاتھ میں میری (محمد ﷺ) کی جان ہے،تم میں حضرت عیسیٰ ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے''۔ازالہ اوہام /ر خ ،ج ۳/ ص ۱۹۸۔اس حوالے کو ذہن میں رکھیں (زور لفظ قسم پر ہے) اور اب مرزا صاحب کی اس دلیل یا اصول کو پڑھیں،لکھتے ہیں''قسم اس بات کی دلیل ہے کہ خبر اپنے ظاہر پر محمول ہے۔اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء۔ورنہ قسم سے بیان کرنیکا کیا فائدہ؟'' حمامۃ البشری / ر خ، ج ۷/ص ۹۲۔اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ خاتم الانبیاء،رحمت اللعالمین،سرور کائنات،رسول اللہ ﷺ ایک بات کو قسم کھا کر بیان کر رہے ہیں اور مرزا صاحب ہیں کہ کسی بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے،اپنے ہی تسلیم شدہ معیار کی پیروی نہ کرتے ہوئے کس ظالمانہ طریق پر،رسول پاک ﷺ کی قسم کھائی ہوئی بات کی تاویل اور بے بنیاد تاویل کر کے اپنے آپ کو عیسیٰ ابن مریم کی جگہ بٹھا رہے ہیں،جو شخص رسول کریم ﷺ کی قسم کھائی ہوئی بات کی تاویلیں کرنا شروع کر دے وہ مسلمانوں کے لئے کسی طرح بھی مسیح موعود نہیں ہو سکتا،ہاں بھٹکے ہوؤں کے لئے ہو سکتا ہے۔

خاکسار نے انتہائی واضح دلائل کے ساتھ مرزا صاحب کی تحریروں کا تضاد واضح کر دیا ہے اور مرزا صاحب ہی کا قول ہے کہ''اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے''۔حقیقۃ الوحی /ر خ، ج ۲۲/ص ۹۱۔اب خود دیکھ لو کہ اتنے متناقض کلام والے شخص کو مان کر (اسی شخص کے بقول) ایک مخبوط الحواس شخص کو نبی اور مسیح موعود مان رہے ہو،مرزا صاحب کے کلام میں جھوٹ اور تضاد کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں،اور خاکسار نے اوپر کی سطور میں مرزا صاحب کا جھوٹ بھی ثابت کر دیا ہے مرزا صاحب کے اپنے کلام میں،اور جھوٹ کے بارے میں مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں''جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا،یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسان کا''انجام آتھم /ر خ، ج ۱/ص ۴۳۔یہ فیصلہ آپ خدا کو حاضر ناظر جان کر خود کرلو کہ مرزا صاحب نے جھوٹ بولا یا نہیں؟ جھوٹ کا مردار سینے سے لگائے رکھنا ہے یا نہیں، یہ فیصلہ کرنا آپکا کام ہے۔

مرزا صاحب نے دجال کے لفظ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے''دجال کے لئے ضروری ہے کہ کسی نبی برحق کا تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل کو ملا دے''۔تبلیغ رسالت / رخ، ج ۲ / ص ۲۰۰۔اور دوسری جگہ لکھتے ہیں''دجال کے معنی بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا ہو اور خدا تعالیٰ کے کلام میں تحریف کرنے والا ہو،اسکو دجال کہتے ہیں''۔تتمہ حقیقۃ الوحی / ر خ، ج ۲۲/ص ۴۵۶۔مرزا صاحب کی جو تحریریں خاکسار نے آپکی خدمت میں بطور نمونہ پیش کی ہیں وہ یہی ثابت کر رہی

ہیں کہ مرزا صاحب کا کلام متناقض اور موقع پرستانہ، دھوکہ دینے والا کلام ہے اور ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ پس ہوش کریں کہ کن کے ہاتھوں میں اپنا ایمان، مال و دولت، وقت، عزت و آبرو، اولاد، خود کو گروی رکھا ہوا ہے، اور وہ بھی کسی چیز کے بدلے میں نہیں، دنیا تو تمہاری انہوں نے چھین لی آخرت کے نام پر اور اتنے واضح جھوٹوں کے بعد، پھر بھی آنکھیں نہیں کھولو گے تو آخرت بھی تمہاری نہیں رہے گی۔ یہ مذہب تمہارے اور خدا اور رسول ﷺ کے درمیان ایک تاریک پردے کی طرح حائل ہو گیا ہے، اس پردے کو پرے ہٹاؤ گے تو نور خدا کا جلوہ دیکھ سکو گے۔ مجھے آپ لوگوں سے ہمدردی ہے کہ میری زندگی کے ۵۵ سال آپ لوگوں کیساتھ گزرے ہیں، اس لئے میری دلی خواہش ہے کہ اس دھوکہ سے باہر نکل آئیں اور اسی خواہش کے تحت یہ چند سطور لکھی گئی ہیں۔ اس دعا کے ساتھ اپنی عرض کو ختم کرتا ہوں کہ میرا اور آپکا بھی خاتمہ محمد ﷺ کی اصلی غلامی میں ہو نہ کہ کسی خودساختہ نبی کی امت میں۔ آمین

خاکسار

24-04-2005

شیخ راحیل احمد (سابق احمدی) جرمنی